Story 13

God Be Praised

(تمام تعریفیں خدا کیلئے)

(By Ahmed Nadeem Qasmi)

(کہانی کا مرکزی خیال)

اس کہانی میں دیہاتی معاشرے کے کم آمدن گھرانے کی زندگی کے تلخ تجربات اور غربت وافلاس میں گزر بسر کو ظاہر کیا گیا ہے۔ شادی سے قبل مولوی ابوالبرکات ایک خوش حال زندگی گزارتا ہے۔ مگر شادی کے جھمیلوں کے بعد اور بچوں کی آمد کے بعد وہ تنگدستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر چہ اُس کی بیوی اس کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ مگر یہ سب نا کافی ہوتا ہے۔ وقت گزرتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُسے بیٹیوں کی شادی کی فکر آن پڑتی ہے۔ اِس حالت میں بھی وہ سرخرو رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیک رشتے کا بندوبست کرتا ہے۔ اور وہ ایک بیٹی کے فریضے سے سبکدوش ہوتا ہے۔ تو دوسری بچیاں اُس کے سامنے آن کھڑی ہوتی ہیں۔ فکر و پریشانی کا یہ عمل فطری ہے۔ اللہ پاک نہ صرف یہ کہ انسان کو ان مسائل میں ڈالتا ہے بلکہ ان سے نکلنے کا راستہ بھی خود ہی فراہم کرتا ہے۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.79) (بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Q.1. What was alias Abul's full name? (Text Q.No.1)

Before his marriage, **Maulvi Abul Barkat, alias** (المعروف) **Abul,** used to live in comfort, even pomp (شان وشوکت). On his head, he wore **a light brown turban** (پگڑی) **known as Mashadi lungi, because it originally** (بنیادی طور پر) **came from Mashad in Iran.** The gilded (سنہری) tip (نوک) of his cap used to shine brightly above the turban. **He always carried a walking stick, a sort of scepter** (عصائے شاہی) **with decorative** (سجاوٹی) **bands** (پتریاں) **of brass** (پیتل) **and gilt** (سونے جیسا رنگ). For his hair, he used fragrant oil. Its sweet pungent (تیز) smell (خوشبو) lingered (موجود رہتی) in the village lanes (گلیاں) whenever he walked through them.

Q.2. What was his turban known as and where did it originally come from? (Text Q.2 No.)

Q.3. What did he always carry with him? (Text Q. No. 3)

اپنی شادی سے قبل مولوی ابوالبرکات المعروف ابول آرام دہ بلکہ ٹھاٹ بھاٹ کی زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ سر پر ہلکے بھورے رنگ کی پگڑی باندھا کرتے تھے۔ جسے مشہدی لنگی کہتے تھے۔ کیونکہ اصل میں یہ ایران کے شہر مشہد سے آئی تھی۔ پگڑی کے اوپر سے نکلی کلاہ کی سنہری چوٹی خوب چمکتی رہتی تھی۔ وہ ہاتھ میں عصا لے کر چلتے تھے۔ جو پیتل کی ایک سنہری سجاوٹی پتریوں سے سجا ایک قسم کا شاہی عصا تھا۔ وہ بالوں میں خوشبودار تیل استعمال کرتے تھے۔ جب کبھی وہ گاؤں کی گلیوں میں سے گزرتے تھے تو اس کی خوشبو دیر تک وہاں پھیلی رہتی تھی۔

Q.4. Describe Maulvi's appearance? (Text Q-4)

Maulvi Abul had slightly (قدرے) **bulging** (ابھری ہوئی) **eyes. On his fingers he wore silver rings with large turquoise stones** (فیروزے). These rings came off his fingers five times a day before ablutions (وضو), and yet no change was ever observed (دیکھا گیا) in the order (ترتیب) in which they were worn.

مولوی ابول کی آنکھیں کسی قدر باہر کو نکلی ہوتیں تھیں۔ انگلیوں میں وہ چاندی کی انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ جن میں سبزی مائل نیلگوں بڑے فیروزے جڑے ہوتے تھے۔ یہ انگوٹھیاں دن میں پانچ بار وضو سے پہلے اُترتیں۔ لیکن پھر بھی جس ترتیب سے پہنی جاتیں۔ اُن میں کبھی کوئی فرق نہیں دیکھا گیا تھا۔

Q.5. Describe Maulvi's Abul Barkat's life before marriage.

> Q.6. How much did the Maulvi collect on every Eid? (Text Q. No.5)

Every Eid, after his sermon (خطبہ), **whenever the cotton bag containing the 150 to 200 rupees collected from the devotees** (عقیدت مند) happened to fall with a thud (دھب کی آواز), **he distributed** (بانٹ دینا) **40 to 50 rupees in the presence of the worshippers** (نمازی) **among the needy** (ضرورت مند) **and the poor of the village.**

> Q.7. How much was distributed among the needy and the poor? (Text Q.No. 6)

> Q.8. What did he (Maulvi Abul) say to his followers on this (Eid) occasion?

After each such act, he used to say: **"Please don't pray for me. Remember the Benevolent** (رحمٰن) **Almighty Allah** (قادر مطلق)**. If He creates insects in stones, He supplies their food there too. Please do not bless me. What has He not blessed me with? Health, peace of mind, freedom from care** (فکر) **I have everything one can desire. I don't need anything more from His unlimited** (لامحدود) **treasure** (خزانہ) **of divine blessings** (خدائی رحمتیں)**."**

ہر عید کے خطبے کے بعد، عقیدت مندوں سے اکٹھے کئے گئے ڈیڑھ سو، دوسو روپے کی رقم کی تھیلی ٹھڈ کی آواز کے ساتھ اُن کے سامنے گرتی۔ جو وہ 40 سے 50 روپے نمازیوں کی موجودگی میں گاؤں کے ضرورت مندوں اور غریبوں میں بانٹ دیتے۔ اور ہر ایسے عمل کے بعد وہ کہا کرتے تھے۔ ''براہ کرم مجھے دعائیں نہ دو۔'' پاک بزرگ و برتر خدا کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اگر وہ پتھر میں کیڑے کو پیدا کرتا ہے اور وہاں بھی انہیں رزق عطا کرتا ہے۔ تو برائے مہربانی میرے لیے دعائیں مت کرو۔ وہ کیا ہے؟ جس سے اُس نے مجھے نہیں نوازا ہے۔ صحت، اطمینان قلب تفکرات سے آزادی، میرے پاس ہر وہ چیز ہے جس کی کوئی تمنا کر سکتا ہے۔ مجھے اُس کی لامحدود خزانوں سے رحمت کے خزانوں سے مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

> Q.9. What was the name of his (Maulvi Abul) eldest daughter? (Text Q.No.7)

Like the children who came in quick succession (تواتر سے), the times too had changed fast. A pair of shoes for his first born, **Mehrunnisa,** had cost one rupee. For his youngest daughter, he was now asked to pay six rupees for a pair. When he complained, the shoe maker said: "Maulviji, I didn't charge more for your sake (تمہاری خاطر). Had it been someone else, I could easily have wangled (وصول کرلیتا) ten rupees. The cost of leather has gone sky high. Prices have risen so suddenly that it seems as though all the cows and buffaloes in the country have been dispatched (بھیج دیا) to Mount Caucasus. My cost price is five twelve. Believe me, my profit is only four annas. Come on, Maulviji, don't look disappointed (مایوس) and, pray, don't give me even that four anna bit. I will charge only what I have spent on these dainty (نفیس) shoes. If I am lying, the curse (لعنت) of Allah be on me and may I drown in some pond. May I even be deprived (محروم ہو جاؤں) of a decent (باوقار) burial (تدفین)!"

اُن بچوں کی مانند جو لگاتار اوپر نیچے آتے ہیں۔ وقت بھی تیزی سے بدل چکا تھا۔ اُس کے ہاں پیدا ہونے والی پہلی بچی مہرالنساء کا جوتا ایک روپے میں آتا تھا۔ سب سے چھوٹی بیٹی کے جوتے کے لیے اسے چھ روپے ادا کرنے کو کہا گیا۔ جب اُس نے شکایت کی تو موچی نے کہا ''مولوی جی، میں صرف آپ کے احترام میں زیادہ پیسے نہیں لیتا۔ اگر آپ کی بجائے کوئی اور ہوتا تو بالکل آسانی سے میں دس روپے لے لیتا۔ چمڑے کی قیمت آسمان کو چھو رہی ہے۔ قیمتیں اتنی تیزی سے بڑھی ہیں کہ لگتا ہے کہ ملک کی تمام گائے بھینسیں کوہ قاف چلی گئی ہیں۔ میری لاگت پانچ روپے 12 آنے ہیں۔ یقین رکھیں میرا منافع صرف چار آنے ہیں۔ مولوی جی! آپ مایوس نہ ہوں آپ دعا کریں۔ اور یہ چار آنے بھی آپ مجھے نہیں دیں۔ میں صرف وہی لوں گا جو اس عمدہ جوتے پر لاگت آتی ہے۔ اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو اور میں کسی جوہڑ میں ڈوب مروں۔ مجھے باعزت تدفین بھی نصیب نہ ہو۔''

If it was possible to get the necessities (ضروریات) of life from the heavens (عرش، آسمان) through prayer, Maulvi Abul would have prayed to Allah for a pair of shoes for his Umda, the youngest in the family. At night he consulted (مشورہ کیا) his wife. But instead of replying, she silently lifted a corner of the quilt (رضائی) to expose (دکھا) **Umdatunnisa's small, bare (ننگے) feet. Seeing those dainty (نازک) feet, Maulvi Abul burst into tears (پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے like a child.)**

اگر ضروریات زندگی کا حصول دعا کے ذریعے آسمان سے ممکن ہوتا تو مولوی ابول اپنے خاندان کی سب سے چھوٹی بیٹی کے لیے عمدہ جوتوں کے لیے دعا بھی خدا سے کرتے۔ رات کو انہوں نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا۔ تو اُس نے جواب دینے کی بجائے عمدۃ النساء کے ننھے پیر جو ننگے تھے۔ دکھانے کے لیے خاموشی سے رضائی کا کونہ اوپر اُٹھایا۔ نازک ننگے پاؤں دیکھ کر مولوی ابول بچوں کی طرح آنسو بہانے لگا۔

Q.10. What were the feelings of Maulvi Abul when he saw the bare feet of his daughter?

(Text page-80): Next day, after his morning prayers, he went to the shoe maker and paid him five rupees and twelve annas and bought the shoes. Leaving his shop, **he vowed (قسم کھائی), with Allah as his witness (گواہ), never to use the powdered tobacco that he loved.**

اگلے دن صبح کی نماز کے بعد وہ موچی کے پاس گیا اور اُسے پانچ روپے بارہ آنے ادا کیے۔ اور جوتے خریدے۔ وہاں دکان سے روانہ ہوتے ہوئے اُس نے اللہ کو گواہ بنا کر قسم کھائی اور عہد کیا کہ وہ آئندہ کبھی نسوار استعمال نہیں کرے گا۔ جس سے اُسے بہت محبت تھی۔

Q.11. What did Maulvi Abul promise after buying the shoes for Umda?

When Mehrun reached the age of 14, Maulvi Abul's prayers became intense (شدید) and prolonged (طویل). During Ramzan, he led the nightly tarawih prayers as usual (حسب معمول). But that same Maulvi Abul who never made a single mistake (غلطی), began straying (بھٹکتا رہتا) from one Surah of the Holy Quran to another. **Sometimes, unconsciously (لاشعوری طور پر), he repeated the same chapter (سورۃ) twice in the same part of prayer.**

جب مہران 14 سال کی ہوئی۔ مولوی ابول کی نمازیں طویل اور شدید ہوتی گئیں۔ ماہ رمضان کے دوران میں رات کو نماز تراویح کی امامت حسب معمول وہی کرتا تھا۔ مگر وہی مولوی اُبول جس نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی تھی بھٹک کر قرآن پاک کی ایک سورۃ سے دوسری پر جا نکلتا تھا۔ بعض اوقات بے دھیانی میں وہ ایک ہی سورہ کو ایک رکعت میں دو بار پڑھ دیتے تھے۔

Q.12. When did Maulvi Abul's prayers become intense and prolonged?

Q.13. What mistakes did Maulvi Abul make during Ramadan?

Once when **Chaudhry Fatehdad, member of the District Board,** reprimanded (سرزنش کی) him for a mistake, Maulvi Abul felt like shouting back at him: You have a whole row of boys, Chaudhri Seheb. **Had you also been blessed with a daughter then you would understand why I repeated a chapter of the Holy Book twice!**

ایک مرتبہ چودھری فتح داد نے جو کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا رکن تھا۔ اُس کی ایک غلطی پر سرزنش کی تو مولوی ابول کا دل چاہا کہ وہ اس کو چیخ چلا کر جواب دے۔ آپ کے ہاں تو لڑکوں کی قطار ہے۔ چودھری صاحب۔ اگر آپ بھی بیٹی کی نعمت سے مالا مال ہوتے تو تب آپ جانتے کہ میں نے قرآن پاک کا یک باب دو مرتبہ کیوں دھرایا تھا۔

Q.14. What was the name of the member of the District Board where the Maulvi lived? (Text Q.No.8)

Q.15. What was the cause of Maulvi Abul's worries?

But Chaudhry Fatehdad's censure (سرزنش) was purely religious (خالصتاً مذہبی). Why, he was the same rich, pious Muslim, the Head of the village, who every evening for years had been sending Maulvi Saheb homebaked bread smeared (چپڑی ہوئی) with ghee and an earthen (مٹی کا) bowl (پیالہ) of dal. He was very regular in his offering (نذرانہ). If for some reason the daily offering of the evening meal (شام کا کھانا) was delayed (تاخیر ہو جاتی), Chaudhry Fatehdad would carry it himself to Maulvi Abul's house and apologise (معذرت کرنا) for the delay (دیر), saying:

لیکن چودھری فتح داد کی یہ ڈانٹ ڈپٹ خالصتاً مذہبی تھی۔ کیونکہ یہ گاؤں کا وہی امیر اور نیک سربراہ تھا جو ہر شام برسوں سے مولوی صاحب کو گھر کی پکی ہوئی گھی سے تر روٹی اور دال کا ایک مٹی کا پیالہ بھجوا رہا تھا۔ وہ یہ نذر نیاز بہت باقاعدگی سے بھیجتا تھا۔ اگر کبھی کسی شام کھانے کی نیاز میں کسی وجہ سے تاخیر ہو جاتی تو چودھری فتح داد اسے خود اُٹھا کر مولوی اُبول کے گھر لاتے اور تاخیر پر یہ کہہ کر معافی مانگتے:

"I am terribly sorry (بے حد افسوس), Maulviji. My wife is unwell (بیمار). So the maid has cooked the food." He, sincerely considered (سمجھتا تھا) the daily gift to Maulvi Abul a part of his daily worship (روزانہ کی عبادت).

''میں بہت زیادہ معافی کا طلبگار ہوں مولوی صاحب۔ میری بیوی تندرست نہیں ہے۔ اس لیے ملازمہ نے کھانا پکایا ہے۔'' وہ اخلاص سے مولوی اُبول کو دیا جانے والا نذرانہ اپنی روزانہ کی عبادت کا حصہ سمجھتا تھا۔

Q.16. What was the name of his (Maulvi's) wife? (Text Q.No.9)

Conscious (باخبر) of the ever increasing (بڑھتی ہوئی) responsibilities (ذمہ داریاں) **of her husband, Zaibunnisa too** had started teaching young girls of the village the Holy Quran. On Thursday, when each of the girls brought a small portion (حصہ) of sugar on bread, Zaibunnisa would arrange for atleast two baskets. These small baskets were used to store morsels (ٹکڑے) of home baked bread.

اپنے شوہر کی ہر دم بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے زیب النساء بھی گاؤں کی نوجوان لڑکیوں کو قرآن پاک پڑھانے لگی تھی۔ جمعرات کو جب ہر لڑکی روٹی پر تھوڑی سی شکر رکھ کر لاتی تھی تو زیب النساء کو کم وبیش دو ٹوکریوں کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ یہ چھوٹی ٹوکریاں گھر کی پکی ہوئی روٹیوں کو محفوظ کرنے کے لیے استعمال کی جاتی تھیں۔

Q.17. When did Chaudhry Fateh Dad give new clothes to Maulvi Abul?

Q.18. Write the names of other two daughters mentioned in the story. (Text Q.No.10)

But, there was yet another problem. Besides bread to fill their bellies, they also needed clothes to cover their bodies. **Chaudhri Fatehdad used to present new clothes to Maulvi Abul once a year after every harvest** (فصل کی کٹائی). Whenever these clothes came, a tailoring shop would spring up in Maulvi Abul's house. Zaibunnisa, with the assistance (مدد) of **Mehrun** and **Zabda** and **Shamsun,** would cut them into smaller outfits (چھوٹے کپڑوں کے جوڑے) for the younger kids (بچے. If he ever received some extra money (فالتو رقم), this bonus (زائد، بونس) would usually be locked up in a tin box.)

لیکن اس کے باوجود بھی ایک اور مسئلہ تھا۔ پیٹ بھرنے کے علاوہ انہیں تن ڈھانپنے کے لیے کپڑے بھی چاہیے تھے۔ چودھری فتح داد سال میں ایک مرتبہ فصل کی کٹائی کے بعد مولوی ابول کو نئے کپڑے پیش کرتا تھا۔ جب بھی یہ کپڑے آتے۔ مولوی اُبول کے گھر درزی کی ایک دوکان سج جاتی۔ زیب النساء، مہرن، زبدہ اور شمسن کی مدد سے انہیں کاٹ کر چھوٹے بچوں کے لیے چھوٹے جوڑے بنا لیتی تھی۔ اگر کبھی اُسے کوئی فالتو پیسے ملتے تو یہ غیر متوقع طور پر ٹین کے ایک ڈبے میں منتقل کر دیے جاتے۔

With the passage of time, the appetites (بھوک) of the children increased (اضافہ ہوتا گیا).

وقت گزرنے کے ساتھ بچوں کی بھوک بڑھتی چلی گئی۔

Maulvi Abul was caught in the whirl (گرداب) of life. Time had not been kind to him. The hair around his temples(کنپٹیاں)had become silvery white. The grip (گرفت) of his teeth on his gums (مسوڑے) had for long been loose. But his voice remained resonant (گونج دار). However, sometimes that too quivered.

مولوی ابول زندگی کے جھمیلوں میں پھنس چکا تھا۔ اب وقت اس پر مہربان نہیں رہا تھا۔ کنپٹیوں کے گرد اس کے بال سفید چاندی ہو چکے تھے۔ مدت ہوئی دانتوں پر مسوڑھوں کی گرفت ڈھیلی پڑ چکی تھی۔ تاہم اُن کی آواز میں گھن گرج بھی برقرار تھی۔ تاہم کبھی کبھار اس پر بھی لرزہ طاری ہو جاتا۔

Chaudhri Fatehdad was the only one who knew the reason. Maulvi Abul had once opened his heart to him about a suitable match for Mehrun. The Chaudhry had carefully considered (غور کیا) the eligibility (اہلیت) of all the young men of the village.

چودھری فتح دادوہ اکیلے آدمی تھے جو اس کی وجہ جانتے تھے۔ ایک دفعہ تو مولوی اُبول نے مہرن کے لیے مناسب رشتے کے سلسلے میں اُن سے دل کی بات کی۔ چودھری نے انتہائی احتیاط سے گاؤں کے تمام لڑکوں کی اہلیت کو جانچا۔

(Text page-81): There were some whom he found suitable. But the trouble (مسئلہ، تکلیف) was that everyone in the community (بستی) knew Maulvi Abul well. Chaudhri Fatehdad tried to negotiate (بات چیت کرنا) with a couple of elders but all of them drew back as if bees had suddenly sprung (نکل آئی ہوں) from a bed of flowers.

کچھ نوجوانوں کو اُس نے اس رشتے کے لیے موزوں پایا۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس بستی میں رہنے والے ہر باسی مولوی ابول کو اچھی طرح جانتا تھا۔ چودھری فتح داد نے گاؤں کے چند بزرگوں سے بات چیت کی لیکن وہ سب کے سب یوں پیچھے ہٹ گئے جیسے پھولوں کی کیاری میں یکا یک شہد کی مکھیاں نکل آئی ہوں۔

Ultimately (آخر کار) Maulvi Abul's and Zaibunnisa's prayers bore fruit (پھل لائیں). A young man from the village who had gone away, came back and opened a small cloth shop. He called himself **Shamim Ahmed.**

آخر کار مولوی ابول اور زیب النساء کی دعائیں رنگ لائیں۔ گاؤں کا ایک جوان جو بیرون ملک تھا واپس آیا۔ اُس نے کپڑے کی چھوٹی سی دوکان کھول لی۔ اُس کا نام شمیم احمد تھا۔

Q.19.Who was Shamim Ahmad?

He was the only son of a Haafiz. After the death of his father, Khudayar had tried to follow in his father's footsteps (نقشِ قدم). When he was about 16, he went away to the city, leaving his old mother behind. Later they learnt that he had worked in the house of a head clerk, after which he had managed to open a small shop on a footpath wherehe began selling cut pieces. After saving some money and gaining experience (تجربہ) in the

وہ ایک حافظ قرآن کا اکیلا بیٹا تھا۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد خدایار (شمیم احمد) نے اپنے والد کے نقش قدم پر چلنا شروع کیا۔ جب اُس کی عمر سولہ برس کی ہوئی تو وہ اپنی بوڑھی والدہ کو چھوڑ کر شہر چلا گیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ اُس نے ایک ہیڈ کلرک کے گھر پر کام کیا تھا۔ جہاں وہ فٹ پاتھ پر ایک چھوٹی سی دکان کھولنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ جہاں اُس نے کپڑوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بیچنے شروع کیے۔ کچھ رقم پس انداز کرنے اور کچھ تجربہ حاصل

Q.20. How did Shamim establish himself after the death of his father?

business, he returned to the village. He then begged Maulvi Abul to inaugurate (افتتاح کرنا) and bless his shop by becoming his first customer (گاہک).

کرنے کے بعد وہ واپس دیہات آ گیا۔ پھر اُس نے مولوی ابول سے اپنی دکان کا افتتاح کرنے اور خیروبرکت ومنزلت کے لیے پہلا گاہک بننے کی درخواست کی۔

That day, in order not to disappoint (مایوس کرنا) his erstwhile (سابقہ) disciple (شاگرد) and his aged mother, Maulvi Abul took a momentous decision (اہم فیصلہ). He went to his wife and said: "Shamim Ahmed wants me to inaugurate his shop by becoming his first customer. If you agree, let us buy a piece of cloth for Mehrun's suit. In any case we will need it for her dowry. **My purchase (خریداری) in the presence (موجودگی) of the entire village (پورا گاؤں) may impress (متاثر کرسکتی) them."**

Q.21. What was the significance of Maulvi's inaugurating Shamim's shop?

اُس روز اپنے پرانے شاگرد اور اُس کی بوڑھی ماں کا دل رکھنے کے لیے مولوی ابول نے ایک بڑا فیصلہ کیا۔ وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور اسے کہنے لگا۔ ''شمیم احمد چاہتا ہے کہ میں اس کا پہلا گاہک بن کر ان کی دوکان کا افتتاح کروں۔ اگر اتفاق کرو تو مہرن کے سوٹ کے لیے کپڑا خرید لیتے ہیں۔ بہر حال ہمیں اس کے جہیز کے لیے کپڑے کی ضرورت تو پڑے گی۔ پورے گاؤں کی موجودگی میں میری خرید اُن کو متاثر تو کرسکتی ہے۔''

"May Allah bless you," she blurted out (ایک دم بول پڑی) and **immediately took out the key which hung in a thread around her neck. She opened the trunk, took out the tin box and placed it before her husband.**

Q.22. Where did Maulvi Abul and his wife save extra money?

''اللہ آپ کا بھلا کرے۔'' وہ بے دھڑک بولی۔ اُس نے اپنی گردن کے گرد لپٹی چابی نکالی۔ ٹرنک کھولا ٹین کا ڈبہ نکالا۔ اور اپنے خاوند کے سامنے رکھ دیا۔

As she opened it, her eyes suddenly became bright with unshed tears (بغیر گرے آنسو). Just then Mehrun walked in. Then she turned back with a smile, almost as if she was thinking. I know the secret (راز) of Abba's readiness to inaugurate Shamim Ahmed's shop!

اُسے کھولتے ہوئے اس کی آنکھیں ان بہتے آنسوؤں سے چمکنے لگی۔ عین اُسی وقت مہرن اندر آ گئی۔ وہ مسکراتے ہوئے واپس لوٹ گئی۔ تقریباً اس طرح جیسے کہ وہ سوچ رہی ہو۔ ''میں شمیم کی دوکان کے افتتاح پر ابا کی آمادگی کا راز خوب جانتی ہوں۔''

Maulvi Abul counted his savings. There were 43 rupees. He put the money in his pocket, stood up slowly and said: If somehow Mehrun can be married, all my worries (پریشانیاں) will disappear (ختم ہو جائیں گی). I will feel light as a feather, at least for some years to come."

Q.23. How much was Maulvi Abul's saving?

مولوی ابول نے اپنی بچت کی رقم کو گنا۔ یہ 43 روپے تھے۔ اُس نے پیسے اپنی جیب میں ڈالے۔ دھیرے سے کھڑے ہوئے اور کہا۔ ''اگر کسی طرح مہرن کی شادی ہو جائے تو میری تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ کم از کم آنے والے چند سالوں میں میں پھول کی طرح ہلکا پھلکا محسوس کروں گا۔''

Q.24. Discuss the scene of the inauguration of Shamim's shop?

When Maulvi Abul reached Shamim Ahmed's new shop, **he found a crowd (ہجوم) assembled (جمع تھا) there to watch the proceedings (کارروائی). Most of the onlookers (تماشائی) were women.** They lingered (ٹھہر گئے) to gaze (گھورنا، دیکھنا) with wistful (حسرت بھری) longing (تمنائیں) at the colourful display (نمائش).

جب مولوی ابول شمیم احمد کی نئی دوکان پر پہنچا تو اُس نے وہاں ایک ہجوم پایا۔ جو کارروائی دیکھنے کے لیے جمع تھا۔ تماشائیوں میں زیادہ تر خواتین تھیں۔ وہ رنگ برنگی نمائش کو حسرت بھری تمناؤں سے نظریں جما کر دیکھنے کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے۔

Q.25. As a first customer, what kind of cloth did Maulvi Abul choose to buy from the shop of Shamim?

Maulvi Abul inaugurated (افتتاح کیا) the shop by first reciting (تلاوت کرتے ہوئے) verses (آیات) from the Holy Quran in his powerful voice. **Then he selected a piece of pink (گلابی) cloth with beautiful flowers nestling amidst yellow dots.**

مولوی ابول نے سب سے پہلے اپنی طاقتور آواز میں قرآن پاک کی آیات تلاوت فرما کر دوکان کا افتتاح کیا۔ پھر اس نے گلابی رنگ کا کپڑا منتخب کیا۔ جس پر خوبصورت پھول پیلے رنگ کے نقطوں کے درمیان آشیانہ نمایاں تھے۔

"I will need a piece from this for a young lady's suit," he said loudly (بلند آواز سے).

مولوی ابول نے بلند آواز میں کہا۔ "مجھے اس میں سے ایک نوجوان لڑکی کے لیے سوٹ کا کپڑا درکار ہے۔"

Q.26. What did Shamim Ahmad do when Maulvi Abul asked for the piece of cloth?

Overjoyed, **Shamim Ahmed picked up his yard stick, uttered (پڑھی) "In the name of Allah" silently, measured (ناپا) seven yards, picked up the large pair of scissors (قینچی) and cut the cloth. He then folded (تہ کیا) it neatly (صفائی سے) and placed it before Maulvi Abul with respect.** He almost seemed to be offering it as a gift.

خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے شمیم احمد نے گز اُٹھایا۔ آہستہ سے "بسم اللہ" پڑھی سات گز کپڑا ناپا۔ بڑی قینچی پکڑی اور کپڑا کاٹ دیا۔ پھر اُس نے نفاست سے اُسے تہ کیا۔ اور عزت و احترام کے ساتھ مولوی ابول کے سامنے رکھ دیا۔ تقریباً ایسا لگتا تھا جیسے وہ اسے ہدیے کے طور پر پیش کر رہا تھا۔

Q.27. What was the cost of cloth, Maulvi Abul had to pay on the inauguration of Shamim's shop?

P-82: "How much should I pay?" Maulvi Abul asked. Out of respect, Shamim Ahmed hesitated (ہچکچایا) for a moment, rubbed his palms (ہتھیلیاں ملیں), cleared his throat (گلا صاف کیا) and replied: **"At the rate of six rupees per yard, it will be 42 rupees, sir."**

"مجھے کتنے پیسے ادا کرنے ہوں گے؟" مولوی ابول نے پوچھا۔ عزت کے مارے شمیم احمد کچھ دیر ہچکچایا۔ اپنی ہتھیلیاں ملیں۔ گلا صاف کیا اور جواب دیا۔ "چھ روپے گز کے حساب سے بیالیس روپے ہوں گے محترم۔"

Q.29. What did Maulvi feel on hearing the cost of the cloth?

His words fell like a bombshell (بم کا گولا) on Maulvi Abul. Suddenly (اچانک) he felt as if bundle after bundle (بنڈل، تھان) of cloth from the various (مختلف) shelves (خانے) were falling over him. Out of rupees 43 he kept a rupee and quickly (تیزی سے) paid the rest (بقایا) to Shamim Ahmed.

اس کے الفاظ مولوی ابول پر توپ کے گولے کی طرح گرے۔ اچانک اُسے لگا کہ جیسے مختلف خانوں سے یکے بعد دیگرے کپڑوں کے تھان اُس پر گر رہے ہوں۔ تینتالیس روپوں میں سے اس نے ایک روپیہ رکھا۔ اور باقی رقم جلدی سے شمیم کو ادا کر دی۔

"Thank you, sir," Shamim said, flushing (دمکتے ہوئے) with happiness (خوشی سے). "You have graciously (مہربانی سے) become my first customer (گاہک), **I consider (سمجھتا ہوں) it a good omen (شگون). That is why I have not offered you any concession (رعایت) today.** But I am your humble (ادنیٰ) servant, sir. I will, God willing (خدا نے چاہا), compensate (تلافی کرنا) you soon in some other way."

''آپ کا شکریہ جناب۔'' شمیم احمد نے فرط مسرت سے کہا۔'' آپ نے شفقت فرمائی۔ جو میرے پہلے گاہک بنے۔ میں اسے ایک بہت اچھا شگون سمجھتا ہوں اس لیے آج میں نے آپ کو کسی رعایت کی پیشکش نہیں کی ہے۔مگر میں آپ کا ادنیٰ خادم ہوں۔محترم۔ میں انشا اللہ جلد ہی کسی اور طرح سے اس کی تلافی کر دوں گا۔''

Maulvi Abul placed the bundle of cloth under his arm and got up to leave. He smiled, blessed(دعائیں دیں)Shamim Ahmed and began walking slowly home.

مولوی اُبول نے کپڑے کا پلندہ اپنی بغل میں دبایا۔ اور جانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ وہ مسکرائے۔شمیم احمد کو دعائیں دیں اور آہستہ سے گھر کی راہ لی۔

One evening, a few days later, someone knocked at the door. He went to the door himself and opened it. A wave (لہر) of fragrance (خوشبو) flowed into the house.

چند دن بعد ایک شام کسی نے دروازے پر دستک دی۔ وہ خود دروازے پر گئے اور اُسے کھولا۔ خوشبو کی ایک لہر گھر کے اندر دوڑ گئی۔

"Assalam-o-Alaikum, revered (محترم) sir." He heard a familiar voice (جانی پہچانی آواز). It was Shamim Ahmed. After the preliminary (ابتدائی) exchange of greetings, Shamim Ahmed hesitatingly (ہچکچاتے ہوئے) said.

''السلام وعلیکم جناب محترمی ومکرمی!'' اُس نے ایک مانوس سی آواز سُنی۔ یہ شمیم احمد تھا۔ ابتدائی دعائیہ کلمات کے رسمی تبادلے کے بعد شمیم احمد نے ہچکچاتے ہوئے مولوی اُبول سے کہا۔

A thrill (سنسنی) went through Maulvi Abul's ears. An idea came to him. Instead of listening to Shamim Ahmed's request on his threshold (دہلیز), he turned and shouted: "Arif's Mother, I am going out. Will be back soon." And he started walking towards the mosque. Shamim Ahmed followed him silently (خاموشی سے).

مولوی ابول کے کانوں میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ اُنہیں ایک خیال آیا۔شیمم احمد کی درخواست سننے کی بجائے وہ مڑے۔ اور پکارا۔''عارف کی ماں میں باہر جا رہا ہوں۔جلد ہی لوٹ آؤں گا۔'' اور اس نے مسجد کی جانب چلنا شروع کر دیا۔شیمم احمد خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگا۔

They went to a room at one end of the mosque. It was dark and usually used for offering special prayers in solitude (خلوت میں).

وہ مسجد کے ایک کونے میں واقع حجرے میں چلے گئے۔ یہ تاریک تھا اور عام طور پر خلوت میں خاص عبادت کرنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

Q.28.Did Shamim offer any concession to Maulvi Abul on the occasion of inauguration?

Maulvi Abul went into the room. He put a match to a dry twig (شاخ) and with it lit the earthen lamp. The flame (شعلہ) flickered (تھرتھرایا) for a while, then became steady. Shamim Ahmed was now looking nervously (پریشانی سے) into the flickering flame (ٹمٹماتا ہوا شعلہ).

مولوی ابول کمرے میں داخل ہو گیا۔ اُس نے خشک لکڑی کی شاخ کو ماچس سے جلایا۔ اور اس سے مٹی کا دیا جلایا۔ شعلہ کچھ دیر ٹمٹمایا اور پھر متوازن ہو گیا۔ شمیم احمد اب پریشانی سے ٹمٹماتے ہوئے شعلے کو دیکھ رہا تھا۔

To put him at ease, Maulvi Abul said softly (نرمی سے), "What is it, son?"

اُسے تسلی دینے کے لیے مولوی ابول صاحب نے نرمی سے کہا۔ ''کیا بات ہے۔ بیٹا''

Shamim Ahmed lowered his eyes, hesitated (ہچکچایا) for a moment and then replied, "If you allow me, sir, I'll begin."

شمیم احمد نے اپنی آنکھیں جھکائیں۔ ایک لمحے کے لیے ہچکچایا اور پھر جواب دیا۔ ''اگر آپ مجھے اجازت دیں جناب تو میں بات شروع کروں۔''

"Yes, of course, son. What is it?" To encourage (حوصلہ افزائی کرنا) the youth he patted (تھپکی دی) his back.

''بے شک بیٹا کیا بات ہے؟'' نوجوان کی حوصلہ افزائی کے لیے انہوں نے اس کی پشت پر تھپکی دی۔

Shamim felt at ease, but couldn't overcome his embarrassment (گھبراہٹ). Then finally (آخر کار) mustering courage (حوصلہ کرتے ہوئے), he cleared his throat and began in a low voice: **"As a matter of fact, my mother should have done this, but she is not well.** That's why I have come." He stopped.

شمیم احمد کو تسلی ہوئی۔ لیکن وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو نہ پا سکا۔ بالآخر حوصلہ مجتمع کرتے ہوئے اس نے گلا صاف کیا اور انتہائی مدہم آواز میں بات شروع کی۔ ''اصل میں یہ کام میری ماں کو کرنا چاہیے تھا۔ لیکن ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہیں۔ اس لیے حاضر ہوا ہوں۔'' وہ رک گیا۔

Q.32. Why did not Shamim's mother come with him for his marriage proposal?

"You did the right thing," Maulvi Abul said affectionately (شفقت سے)."

مولوی ابول نے شفقت سے کہا۔ ''تم نے ٹھیک کیا۔''

"My request is, please accept me as your slave. I mean.......!" He stopped abruptly (اچانک), stumbling (لڑکھڑاتے ہوئے) over the words.

''میری درخواست ہے کہ مہربانی فرما کہ مجھے اپنی غلامی میں قبول فرما لیں۔ میرا مطلب ہے...........!'' وہ لفظ بولتے ہوئے یکدم لڑکھڑا کر رک گیا۔

Q.33. How did Shamim ask for Mehrun's hand from Maulvi Abul?

Maulvi Abul could not believe what he had just heard. To make sure, he asked: "What is it, son? I don't quite understand. You wish me to accept you as.....?"

مولوی ابول اس پر یقین نہیں کر سکا۔ جو اس نے سنا تھا۔ یقین اطمینان کر لینے کے لیے انہوں نے پوچھا۔ ''بیٹا تمہارا کیا مطلب ہے؟'' میں بالکل نہیں سمجھا۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں بطور...... تمہیں قبول کر لوں؟''

(Text page-83):"Yes, sir, as your slave!" Shamim Ahmed blurted out in haste (جلدی سے), "I mean, **if you have no objection (اعتراض), I will send my mother with the marriage proposal (شادی کا پیغام). It will be an honour (عزت کی بات), sir, to be your son"........**

''جی محترم اپنے غلام کے طور پر!'' شمیم احمد نے جلدی سے بے دھڑک کہہ دیا۔ میرا مطلب ہے اگر آپ کو اعتراض نہ ہو۔ تو میں شادی کے پیغام کے ساتھ اپنی امی کو بھیج دوں۔ آپ کا بیٹا بننا میرے لیے باعث افتخار ہو گا جناب............''

Q.34. What was the purpose of Shamim Ahmad's visit to MaulviAbul?

In his excitement (ہیجان), fear and confusion (گھبراہٹ), he did not see **the tears which had silently rolled down** (بہہ نکلے) **Maulvi Abul's cheeks** (رخسار). In that silence, time almost stood still for both of them. They looked dazed (بدحواس).

اتنی خوشی، خوف، گھبراہٹ کے عالم میں اس نے ان آنسوؤں کو نہ دیکھا۔ جو خاموشی سے نیچے بہہ کر مولوی ابول کی گالوں پر آئے ہوئے تھے۔ اس خاموشی میں وقت ان دونوں کے لیے تقریباً تھم گیا۔ وہ حواس باختہ دکھائی دیے۔

Q.35. What was Abul's response on hearing Shamim's request for marriage?

Maulvi Abul sighed and wiped (پونچھے) **the tears from his eyes and his face with the loose end of his turban.** In a quivering (کانپتی ہوئی) voice, he said: "Oh Allah, daughters are your helpless creatures(مخلوق)!" He caught hold of Shamim Ahmed's hand and added: "They are for marriage? You are my dear disciple. Brother Hafiz Abdul Rahim's son is also my son. **Come, my son, come!" And he embraced** (گلے لگایا) **Shamim Ahmed warmly** (گرم جوشی سے).

مولوی ابول نے آہ بھری اور اپنی پگڑی کے لٹکتے ہوئے سرے سے اپنی آنکھیں اور چہرے سے آنسو پونچھے اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اے اللہ۔ بیٹیاں آپ کی بے بس مخلوق ہیں!'' انہوں نے شمیم احمد کا ہاتھ پکڑا۔ اور مزید کہنے لگا۔ ''وہ شادی کے لیے ہی ہوتی ہیں۔ تم میرے عزیز شاگرد ہو۔ بھائی حافظ عبدالرحیم کا بیٹا میرا بھی بیٹا ہے آؤ بیٹا آؤ! اور اس نے شمیم احمد کو گرمجوشی سے گلے لگایا۔''

Half an hour later, when he reached home, Zaibunnisa asked: "Where are you coming from with this wave of fragrance (خوشبو)?"

آدھے گھنٹے بعد جب وہ گھر پہنچا تو زیب النساء نے پوچھا۔ تم یہ خوشبو کی لہریں لے کر کہاں سے آرہے ہو۔''

Mehrun looked up. Before her father could answer, she said: "Yes, Abba, what a sweet perfume (خوشبو). The whole house is full of it."

مہرن نے نظریں اُٹھا کر دیکھا۔ اس سے پہلے کہ اس کا باپ جواب دے سکتا۔ اس نے کہا۔ ''جی ہاں! ابا جان کتنی سہانی خوشبو ہے۔ سارا گھر اس سے بھرا ہے۔''

Seeing him silent, his wife went to him. "What is it?" she enquired softly (نرمی سے پوچھا).

اُسے خاموش دیکھ کر اس کی بیوی اس کے پاس گئی ''کیا بات ہے''، اُس نے آہستہ سے پوچھا۔

Maulvi Abul looked first towards his eldest daughter, then towards the row of children who had appeared on the scene. They had all clustered (اکٹھے ہو گئے تھے) around their sister. They looked disappointed (مایوس), for he had returned empty-handed. They had to be pleased first. So he declared

مولوی ابول نے سب سے پہلے اپنی بڑی بیٹی کی طرف دیکھا۔ پھر بچوں کی قطار کی طرف جو وہاں پہنچ گئی تھی۔ وہ سب اپنی بہن کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے۔ وہ مایوس دکھائی دیتے تھے۔ کیونکہ وہ خالی ہاتھ لوٹا تھا۔ سب سے پہلے تو انہیں خوش کرنا تھا۔ اس لیے اُس نے آہستہ

slowly (آہستگی سے اعلان کیا): "tonight, all my children will get a special treat (خاص ضیافت). A little raw sugar with bread."

سے اعلان کیا "آج رات میرے تمام بچے خاص کھانا کھائیں گے۔ یعنی روٹی کے ساتھ چھوٹا سا گڑ کا ٹکڑا۔"

This did the trick. Their faces immediately (فوراً) lit up with joy. He then went to another part of the courtyard and sat down on the matted bed.

یہ بات کارگر ثابت ہوئی۔ ان کے چہرے فوراً خوشی سے کھل اُٹھے۔ پھر وہ صحن کی دوسری جانب چلا گیا۔ اور اس بستر پر بیٹھ گیا۔ جس پر چٹائی بچھی ہوئی تھی۔

> Q.36. When did Maulvi Abul call his wife 'Arif's Mother'?

> Q.37. How did Zaibunnisa respond on hearing the news of Mehrun's marriage proposal?

"Arif's Mother," Maulvi Abul sounded excited as he called out to his wife. He told her the whole incident (واقعہ). **At first Zaibunnisa did not believe him. But when he repeated the story under oath (قسم اٹھا کر), she began to cry.**

"اِدھر آؤ عارف کی ماں" مولوی لؤل نے خوشی سے چھلکتی ہوئی آواز میں اپنی بیوی کو بلایا۔ اور اُسے تمام واقعہ سنایا۔ شروع میں تو زیب النساء نے اس بات پر یقین نہیں کیا۔ لیکن جب انہوں نے قسم کھا کر دوہرائی تو وہ رونے لگی۔

"Don't cry, Zaibun," he said softly. He rarely (بہت کم) addressed her that way. But **today was a special day. "God did listen to our prayers. Let us bow our heads to Him."**

"رومت زیبن" اس نے نرمی سے کہا۔ اُس نے بہت کم اُسے اس طرح مخاطب کیا تھا۔ لیکن آج کا دن تو خاص دن تھا۔ "اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں سن لی ہیں۔ آؤ اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں۔"

> Q.38. What was the special day? How did they want to celebrate?

They were still lost in their newly acquired happiness when suddenly, once again, they heard a knock. Before any of his children could rush and open the door, Maulvi Abul shouted.

وہ ابھی تک اپنی نئی حاصل شدہ خوشی میں گم تھے کہ اچانک ایک مرتبہ پھر انہیں دستک سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ ان کے بچوں میں کوئی تیزی سے بھاگے اور دروازہ کھول دے۔ مولوی ابول چلایا۔

"Wait. Let me see." He went to the door and opened it. Chaudhry Fatehdad was standing there, wrapped (لپٹا ہوا) in a Shawl. He warmly caught Maulvi Abul's hands and embraced (گلے لگایا) him. "Congratulations (مبارک), sir. At last my efforts have proved fruitful," he said in a low voice.

"ٹھہرو! مجھے دیکھنے دو" وہ دروازے پر گئے اور اُسے کھولا۔ چودھری فتح داد شال اوڑھے کھڑے تھے۔ انہوں نے گرمجوشی سے مولوی کے ہاتھ تھام لیے اور انہیں گلے لیا۔ مبارکباد صاحب! آخر میری کوششیں بارآور ثابت ہوئیں۔" انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"Yes, Chaudhry Saheb. I am thankful to you and grateful to Almighty Allah."

"جی ہاں! چودھری صاحب میں آپ کا شکر گزار اور اللہ پاک کا ممنون ہوں۔"

"Shamim is a good boy, sir. Please take a decision (فیصلہ کرو) without delay (تاخیر کے بغیر).

"شمیم ایک اچھا لڑکا ہے جناب براہ کرم بلا تاخیر فیصلہ کر دیں۔ کون جانتا ہے کہ کیا ہو جائے۔" یہ کہتے

Who knows what may happen." Saying that, he brought out a cotton bag from under his shawl and handed it to Maulvi Abul. "This is a humble gift (ایک چھوٹا سا تحفہ). Please give it to my daughter on my behalf."

ہوئے انہوں نے شال کے نیچے سے کپڑے کی ایک تھیلی نکالی۔ اور مولوی ابول کو تھما دی۔ ''یہ ایک حقیر تحفہ ہے۔ براہ کرم! اسے میری طرف سے میری بیٹی کو دے دیجئے'' چودھری فتح داد نے کہا۔

(Text Page-84): Gratified (احسان مند) and almost dazed (حیران), Maulvi Abul went back to his wife. With a thumping heart (دل کی دھڑکن) **he opened the bag. Tied neatly in a large silken kerchief (رومال) were a pair of gold pendants (جھمکے) set with large, shining stones and wrapped in a hundred rupee note!**

Q.39. What did Chaudhry Fatehdad bring in the cotton bag for Mehrun's wedding?

شکر گزار اور ھکا بکا مولوی ابول واپس اپنی بیوی کے پاس آیا۔ دھڑکتے دل سے اُس نے تھیلی کو کھولا۔ ایک سو روپے کے نوٹ میں لپٹی ہوئی اور ایک بڑے ریشمی رومال میں نفاست سے بندھی ہوئی بڑے بڑے چمکدار نگینوں والی سونے کی جھمکوں کی جوڑی تھی۔

A few days later, the pre-marriage (شادی سے پہلے) celebrations (تقریبات) began. Mehrunnisa, was put in seclusion (تنہائی) in a separate room till the auspicious (مبارک) day. Her hands and feet were covered with henna. **The gay songs that usually accompany wedding ceremonies (شادی کی تقریبات) were not sung, for after all, this was Maulvi Abul Barkat's residence (گھر). Music of any kind could not be allowed in his house.**

Q.40. Did the traditional gay songs of weddings were sungon Mehrun's wedding?

چند دن بعد ہی شادی سے پہلے کی تقریبات شروع ہو گئیں۔ مہر النساء کو ایک علیحدہ کمرے میں اس مبارک دن تک تنہائی میں بٹھا دیا گیا۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں پر مہندی لگا دی گئی۔ خوشیوں بھرے گیت جو عام طور پر شادی بیاہ کی تقریبات سے متعلق ہوتے ہیں نہ لگائے گئے۔ کیونکہ! بہرحال یہ مولوی ابول البرکات کا گھر تھا۔ ان کے گھر میں کسی قسم کی موسیقی کی اجازت نہ دی جا سکتی تھی۔

So the village girls simply sat in a circle round the shy bride (شرمیلی دلہن), and for several nights **sang songs of love and friendship, flowers and their fragrance (خوشبو), and the romantic (رومانوی) rainy season which has a special significance (اہمیت) for young men and women in rural Punjab. They also sang sweet songs of the excitement (جوش و خروش) of union and the pangs (درد) of separation (جدائی).**

Q.41. What kind of songs were sung by the girls sitting around the bride?

چنانچہ گاؤں کی لڑکیاں سادگی سے شرمیلی دلہن کے گرد دائرے میں بیٹھ کر کئی راتیں محبت اور دوستی، پھولوں اور ان کی خوشبو، رومانوی ساون کے گیت گاتی رہیں۔ جن کی دیہی پنجاب کے نوجوان مردوں اور عورتوں کے لیے خاص اہمیت ہوتی ہیں۔ انہوں نے ملن کے سہانے نغمے اور جدائی کے گیت بھی گائے۔

On the other hand, nobody could restrain (روکنا) **Shamim Ahmed from celebrating his marriage any way he desired. So he came to marry Mehrun amidst fireworks (آتش بازی) with musicians (سازندے) playing gay tunes.** That night, after a lot of whispering in one corner of the house, many trunks were

Q.42. How did Shamim come to Abul's home on the wedding day?

دوسری طرف کوئی بھی شمیم احمد کو اپنی مرضی کے مطابق شادی کی خوشیاں منانے سے باز نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس لیے وہ آتش بازی اور سازندوں کے درمیان سریلی دھنیں چھیڑتے ہوئے مہرن کو بیانے آ گیا تھا۔ گھر کے ایک کونے میں بہت سی سرگوشیوں

Q.43. How the dowry was exhibited and what was the villager's reaction?

dragged out (گھسیٹ کر لائے گئے) and opened. The next morning **when the dowry (جہیز) was exhibited (نمائش کی گئی) in the courtyard, the entire village was stunned (حیران رہ گیا) by what it saw. People were not impressed (متاثر نہ ہوئے) much with the colourful clothes, for this was not unusual. But the jewellery (زیورات)? It was incredible (ناقابل یقین).**

کے بعد بہت سے ٹرنک باہر گھسیٹے گئے اور کھولے گئے۔ اگلی صبح جب صحن میں جہیز کی نمائش کی گئی تو سارا گاؤں وہ سب کچھ دیکھ کر چکرا گیا۔ لوگ رنگ برنگے کپڑوں سے کچھ زیادہ متاثر نہیں ہوئے۔ کیونکہ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ مگر زیورات؟ یہ ناقابل یقین بات تھی۔

Q.44. What did the villagers believe about Abul's financial source?

Some secretly (دل ہی دل میں) believed that the Maulvi had a special amulet (تعویز) whose charm blessed him with secret power to get as much money as he desired from the angels (فرشتوں سے).

بعض نے دل ہی دل میں یہ یقین کر لیا کہ مولوی کے پاس کوئی خاص تعویذ ہے۔ جس کے اعجاز سے ایسی خفیہ طاقت سے نوازا تھا کہ وہ فرشتوں سے جتنی چاہیے رقم حاصل کر لے۔

Q.45 What did the old hag remark about Mehrun's dowry?

In the crowd, there was also a loudmouthed (منہ پھٹ) **old hag (بدصورت بڑھیا)** who seemed to have other views. In a loud **whisper, she pointed out that several suits in the dowry had once belonged to a woman who had died young. There were others which had been part of Zaibun's dowry. "Even the bracelets (کنگن) and the gold nose-ring are hers," she added with conviction (یقین). But the gold pendants (جھمکے)? She raised her eyes and looked towards the heavens, as if they were a gift from there.**

ہجوم میں ایک منہ پھٹ بدصورت بڑھیا بھی تھی۔ جس کے خیالات کچھ مختلف دکھائی دیتے تھے۔ اونچی آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے اُس نے بتایا کہ جہیز میں شامل بہت سے جوڑے کبھی کسی عورت کی ملکیت تھے جو جوانی میں وفات پا گئی تھی۔ کچھ جوڑے زیبن کے اپنے جہیز میں شامل رہے تھے۔ یہاں تک کہ کنگن اور سونے کی نتھلی اُسی کی ہے۔ اُس نے یقین سے کہا۔ لیکن سونے کے جھمکے، اُس نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں۔ گویا کہہ رہی ہو کہ یہ آسمانی تحفہ ہے۔

Q.46. Describe Abul's state of mind at Mehrun's departure?

After the ceremonies were over, Mehrun was made to sit in a palanquin (پالکی): Beautifully decorated, it was covered with a large silken cloth so that the bride could go to the bridegroom's (دولہا کے) house in strict purdah. As two sturdy (تنومند) villagers carried it away, **Maulvi Abul** walked a few steps with it. **He must have cried silently for his eyes and nose were red and he looked pale. At the same time he looked at peace.**

تقریبات ختم ہونے کے بعد، مہرن کو پالکی میں بٹھایا گیا۔ یہ خوبصورتی سے سجی ہوئی تھی۔ اور اسے ایک بڑے ریشمی کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا تاکہ دلہن دلہا کے گھر تک سخت پردے میں جا سکے۔ جب دو بہت توانا دیہاتی اُسے اُٹھا کر لے گئے تو مولوی ابول چند قدم اُس کے ساتھ چلا۔ وہ یقیناً خاموشی سے رویا بھی ہوگا۔ کیونکہ اس کی آنکھیں اور ناک سرخ تھے۔ اور وہ زرد دکھائی دیتا تھا۔ مگر ساتھ ہی وہ پُرسکون بھی تھا۔

Q.47. Why did Zaibunnisa burst into tears on Mehrun's departure?

As he went back to his house, Zaibunnisa suddenly appeared from behind the door. She held his hand and burst into tears (زاروقطاررونے لگی). **"Look at this house," she said, sobbing** (سسکیاں بھرتے ہوئے). **"Without Mehrun, doesn't it look like a graveyard** (قبرستان)**?"**

جیسے ہی وہ گھر پہنچا زیب النساء اچانک دروازے کے پیچھے سے نکل آئی۔ اُس نے اُس کا ہاتھ تھام کر زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ سسکیاں بھرتے ہوئے اس نے آہستہ سے کہا۔ ''دیکھو! اس گھر کو، کیا مہرن کے بغیر یہ گھر قبرستان نہیں لگتا؟''

Q.48. How did Maulvi Abul console his wife after Mehrun's departure?

Maulvi Abul smiled and consoled (تسلی دی) **her, "Don't be silly** (احمق)**, Zaibun. Has Mehrun taken Zabda also with her? What about Shamsun?"** Suddenly he remembered something. **"Arif's Mother**, where is Zabda?" he asked in a whisper (سرگوشی).

مولوی ابول مسکرائے اور اپنی بیوی کو دلاسہ دیا۔ ''بے وقوف مت بنو۔ زیبن۔ کیا مہرن زبدہ کو ساتھ لے گئی ہے؟'' شمسن کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اچانک اُسے کچھ یاد آیا۔ ''عارف کی ماں! زبدہ کہاں ہے؟'' اس نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

"Inside. Crying," she replied.

''اندر ہے رو رہی ہے'' اس نے جواب دیا۔

(Text page-85): "Zabda." Maulvi Abul called her. A few minutes later Zabda came out of the room. She looked sad. There were large dark patches (نشان) of tears on her new pink head cloth.

''زبدہ!'' مولوی ابول نے اُسے آواز دی۔ چند لمحے بعد زبدہ کمرے سے باہر آئی۔ وہ اُداس دکھائی دے رہی تھی۔ اُس کے لیے گلابی دوپٹے پر آنسوؤں کی وجہ سے بڑے بڑے دھبے پڑ گئے تھے۔

The Maulvi said to his wife 'Arif's Mother, have you noticed?" he whispered. "This Zabda of ours has suddenly matured (اچانک بالغ ہوگئی ہے).

مولوی نے اپنی بیوی سے کہا۔ ''عارف کی ماں! کیا تم نے غور کیا ہے؟'' اُس نے سرگوشی کی۔ ''یہ ہماری زبدہ تو اچانک جوان ہوگئی ہے۔''

There was silence for a while. Then Maulvi Abul said, perhaps to reassure دوبارہ) (یقین دلانا himself more than his wife: **"Don't worry. God Almighty is kind and benevolent** (رحیم)**. It's a sin to lose faith."**

کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی۔ پھر مولوی اُبول نے اپنی بیوی سے زیادہ خود کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔ ''فکر نہ کرو۔ اللہ قادر و مطلق رحمٰن و رحیم ہے۔ یقین کا دامن چھوڑنا گناہ ہے۔''

Q.49. How did Maulvi Abul's reassure himself in his belief in Allah?

Oblivious (بے خبر) of his surroundings (ماحول), Maulvi Abul's mind was racing elsewhere. As if in a trance (بے خودی کے عالم میں), he called Shamsun. Slowly, his third daughter came forward and began walking towards them.

اپنے گرد و نواح سے بے خبر، مولوی اُبول کا ذہن کہیں اور بھٹک رہا تھا۔ بے چینی کی کیفیت میں اُس نے شمسن کو پکارا۔ دھیرے دھیرے اُس کی تیسری بیٹی آگے آئی۔ اور ان کی کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

A few months after Mehrun's marriage, a primary school for girls opened in the village.

مہرن کی شادی کے کچھ مہینے بعد گاؤں میں لڑکیوں کے لیے ایک پرائمری سکول کھلا۔

All these years, Maulvi Abul had two main sources of inspiration (فیض), in which he had implicit faith (پختہ یقین). The first one was Almightly Allah and after Him, Chaudhry Fatehdad. It was certainly Allah's benevolence (نعمت) that sinners (گناہ گار) like Maulvi Abul and Zaibunnisa were still alive and that all their children were living and Mehrun had been married with such splendour (شان).

ان تمام سالوں میں مولوی لئول کے دو بنیادی وسیلے تھے جن پر انہیں یقین کامل تھا۔ پہلا ذریعہ اللہ پاک کی ذات تھی اس کے بعد چودھری فتح داد تھا۔ یہ یقیناً اللہ کی رحمت تھی کہ مولوی لئول اور زیب النساء جیسے گنہگار اب تک زندہ تھے۔ اوران کے تمام بچے بھی گزر بسر کر رہے تھے۔ اور مہرن کی شادی دھوم دھام سے ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆